حفیظؔ جالندھری

پاکستان کے قومی ترانے کے خالق ابو الاثر حفیظؔ جالندھری ۱۹۰۰ء میں مشرقی پنجاب کے مشہور شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام حافظ شمس الدین تھا۔ جو جالندھر میں تجارت کرتے تھے۔ حفیظؔ نے سب سے پہلے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔ ۱۹۰۷ء میں مشن ہائی سکول جالندھر کی ایک پرائمری شاخ میں داخل ہوگئے۔ بعد میں گورنمنٹ ہائی سکول میں چلے گئے۔ جہاں ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ لیکن سالانہ امتحان میں فیل ہو گئے۔ پڑھائی سے طبیعت اچاٹ ہوگئی۔ پھر سکول سے ایسے بھاگے کہ کبھی اُدھر کا دوبارہ رُخ نہ کیا۔ اُس زمانے میں شعروشاعری کا شوق پیدا ہوا۔ تو جالندھری گرامی کے شاگرد ہوئے۔ طبیعت موزوں پائی تھی۔ اس لئے جلد ہی عمدہ شعر کہنے لگے۔ گھر والوں کو ان کی شعروشاعری قطعاً پسند نہ تھی۔ چنانچہ حفیظ گھر سے بھاگ کر ریلوے میں ٹائم کیپر کے طور پر ملازم ہوگئے۔

۱۹۱۶ء میں جالندھر میں عطر کی دکان کھولی۔ مگر وہ دوستوں کی نذر ہوگئی۔ ۱۹۲۰ء میں رسالہ اعجاز نکالا۔ وہ کچھ عرصے کے بعد بند ہوگیا پھر سنگر کمپنی میں ملازم ہوکر اوکاڑہ چلے گئے۔ وہاں سے لاہور آگئے تو رسالہ نونہال اور مخزن کے باری باری مدیرِ اعلیٰ رہے۔ ۱۹۲۲ء میں کشمیر کا پیدل سفر کیا۔ ۱۹۳۵ء میں حج کیا۔ پھر ۱۹۳۸ء میں سر عبدالقادر کے ہمراہ انگلستان چلے گئے۔ وہاں انیلا سے شادی کی۔ ۱۹۴۱ء میں آل انڈیا ریڈیو دہلی میں پبلسٹی ڈائریکٹر ہوگئے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد افواج پاکستان میں موریل افسر بن گئے۔ ۱۹۶۶ء میں ریٹائر ہوگئے۔ دسمبر ۱۹۸۲ء میں انتقال ہوا۔

نمودِ سحر

(حفیظؔ جالندھری)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ میں مناظرِ فطرت سے لطف اندوز ہونے کا شعور اُجاگر کرنا۔

۲۔ اُردو شاعری میں مناظرِ فطرت کی اہمیت بتانا۔

۳۔ اُردو شاعری میں حفیظؔ جالندھری کے مقام سے آگاہ کرنا۔

مشکل الفاظ: بساط ، ازل ، بیگانگی ، عارف ، سرُ دھنا ، کامل

تمام ملک ہست پر بلند اور پست پر
قلم رو حیات پر
بساط کائنات پر
خموشیوں کا ہے چلن سکوت حکمران ہے
فسون مرگ سکہ زن حیات بے نشان ہے
وہ جوش زندگی نہیں
ہنسی نہیں خوشی نہیں
وجود بے وجود ہے جمود ہی جمود ہے
تمام ملک ہست پر
بلند اور پست پر
نسیم سرسرا گئی چمن میں گل کھلا گئی
کلی کو گدگدا گئی
تو پھول کو ہنسا گئی

طرب کے سیل نور سے جہاں کی نیند ڈھل گئی
حیات کے وفور سے خوشی کی آنکھ کھل گئی
گلوں کی نکہتیں اٹھیں
ہوا کے دوش پر چلیں
پڑی جو مہر کی نظر تو اُوس بن گئی گہر
نسیم سرسرا گئی
چمن میں گل کھلا گئی

مشق

۱۔ شاعر نے نظم ''نمودِ سحر'' میں جو منظر کشی کی ہے اُسے اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۲۔ نظم کے تیسرے بند میں شاعر کا جمود سے کیا مراد ہے؟

۳۔ درج ذیل تراکیب کا مفہوم واضح کریں۔

سیل نور، حیات کے وفور، خوشی کی آنکھ، فسونِ مرگ، مہر کی نظر، جہاں کی نیند

۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

ہیت، پست، جمود، چمن، حیات، بے وفور

۵۔ نظم ''نمودِ سحر'' میں چند تشبیہات کا استعمال ہوا ہے۔ ان کی نشاندہی کر کے اُن کا تجزیہ کریں۔

۶۔ نظم ''نمودِ سحر'' کے پہلے بند کے دو مصرعوں میں ''ہیت'' اور ''پست'' جبکہ دوسرے دو مصرعوں میں ''حیات'' اور ''کائنات'' بطور قافیہ استعمال ہوئے ہیں۔ اب اس نظم کے باقی اشعار میں قافیہ کی نشاندہی کریں۔

۷۔ نظم ''نمودِ سحر'' کے مختلف اشعار میں ردیف کی نشاندہی کریں۔

۸۔ اس نظم کا ہر بند کتنے اشعار پر مشتمل ہے۔ اُردو شاعری کی اصطلاح میں ایسی نظم کو کیا کہتے ہیں؟

۹۔ کچھ ایسی نظمیں اپنی کاپی میں درج کریں جو مسدس کی ہیت میں لکھی گئی ہوں۔

''مسدس'' ایک ایسی صنفِ نظم ہے جس کا ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ شاملِ نصاب نظم نمودِ سحر، میں بھی مسدس کی ہیت استعمال ہوئی ہے۔ اُردو شاعری میں بہت سے شعراء مثلاً میر انیس، مرزا دبیر اور بہت سے دوسرے مرثیہ گو شعراء نے اپنے مرثیوں کے لیے مسدس کی ہیت کا استعمال کیا ہے، مولانا الطاف حسین حالی کی معروف نظم مدوجزر اسلام کے لیے بھی مسدس کی ہیت استعمال ہوئی ہے۔ اس لئے اسے حرف عام میں ''مسدس حالی'' کہا جاتا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی شہرہ آفاق نظموں ''شکوہ'' اور ''جوابِ شکوہ'' کے لئے بھی مسدس ہی کی ہیت کو پسند کیا ہے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو اُردو شاعری میں منظر نگاری سے آگاہ کیا جائے۔
۲۔ حفیظؔ جالندھری کی شاعری میں منظر کشی کے لئے استعمال کی گئی خوبصورت تراکیب اور تشبیہات بتائی جائیں۔
۳۔ طلبہ کو صبح سویرے اُٹھنے اور مناظر فطرت سے لطف اندوز ہونے کا درس دیا جائے۔